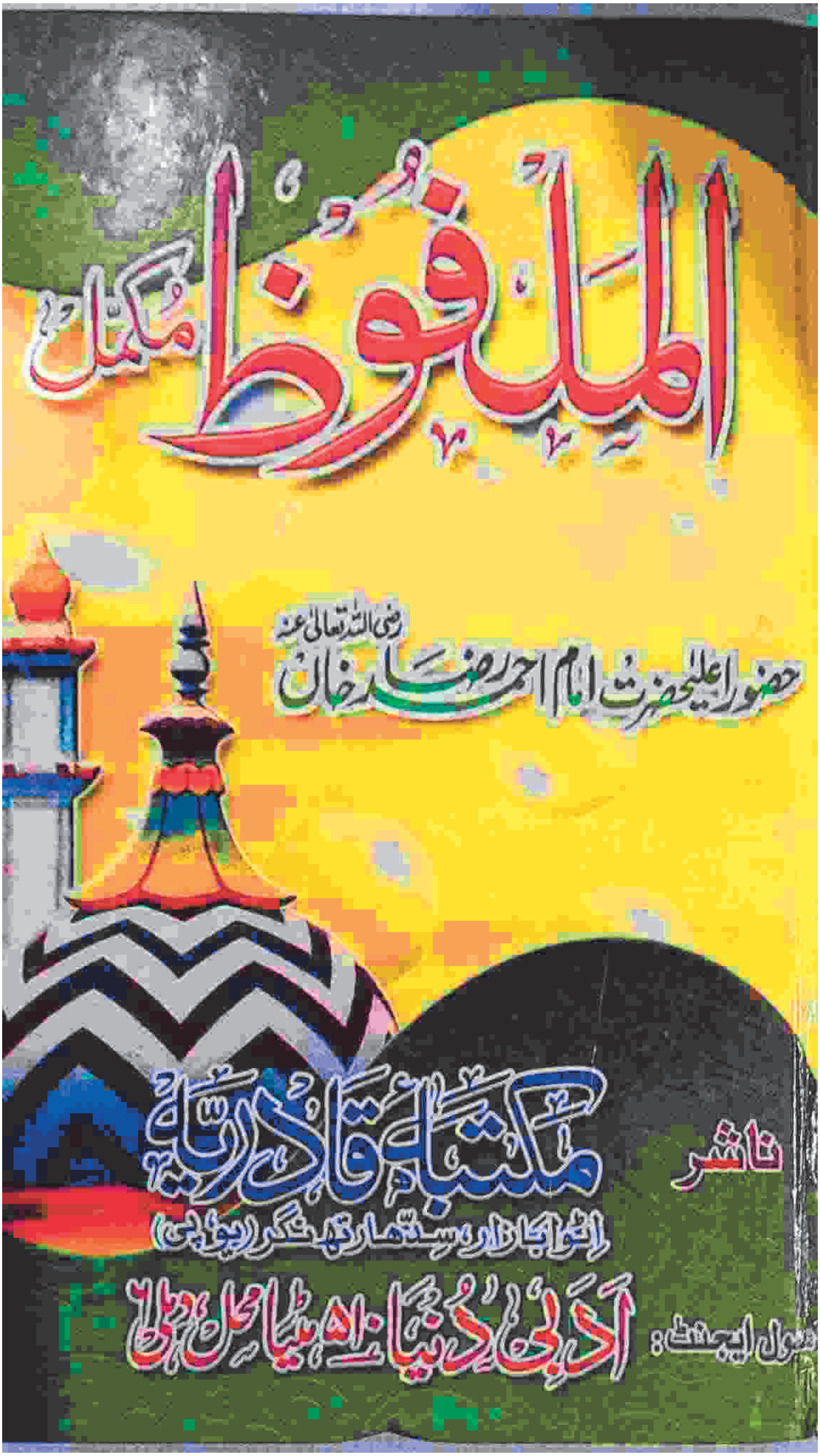


الملفوظ مکمل
رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضور اعلیحضرت امام احمد رضا خان
ناشر
مکتبۂ قادریہ
اٹوا بازار، سدھارتھ نگر (یوپی)
مسؤل ایجنٹ: ادبی دُنیا ۵۱۰ مٹیا محل دہلی ۶

مسلم معاشرہ کیلئے ایک اعلیٰ
اسلامی دستور العمل
یعنی
ملفوظات حضور پرنور اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مسمّیٰ بنام تاریخی

الملفوظ مکمل

مولفہ و مرتبہ
شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم مصطفیٰ رضا بریلوی قدس سرہ

ناشر
مکتبہ قادریہ
اٹوا بازار ضلع سدھارتھ نگر (یوپی)

تقسیم کار: ادبی دنیا ۵۱۰ مٹیا محل دہلی ۶

نام کتاب : الملفوظ مکمل
مرتب : حضور مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا بریلوی
سنِ اشاعت : 2005
تعداد : 500
طابع : ناہید آفسیٹ و پریس دہلی
ہدیہ :
: مکتبہ قادریہ، اٹوا بازار یوپی

ناشر

مکتبہ قادریہ
اٹوا بازار، ضلع سدھارتھ نگر (یوپی)

ادبی دنیا ۵۱۰ مٹیا محل، دہلی ۶

Adabi Duniya 510, Matia Mahal, Delhi-6
Ph:Off:23250122, Res.23255337,Mob:9810361678

تھے۔ زبان سے الفاظ نہیں، حکمت و دانائی کے پھول جھڑتے تھے۔ تحریر و قلم کے باقیات صالحات تو سیکڑوں ہیں، لیکن ارشادات و فرمودات کا یہی ایک گل دستہ الملفوظ پوری قوم کے لیے ایک تحفہ بھی ہے، ایک دستور العمل بھی۔ ایک پیغام بھی ہے، اور ایک امانت بھی۔

امام احمد رضا کی تصنیفات تحقیق کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔ دقیق مضامین، استدلالی انداز بیان پر مشتمل تمام تصنیفات پوری دنیا کے لیے عموماً اور اہل سنت کے لیے خصوصاً ایک اہم نصاب کی حیثیت رکھتی ہیں۔ مگر کسی کو تنگیٔ وقت کا گلہ ہے تو کسی کو کثرت کار و افکار کا شکوہ۔ کسی پر مضامین کی دقت بھاری، تو کوئی ذوق مطالعہ سے عاری۔ لیکن الملفوظ تو ہر کس و ناکس کے لیے تحفہ ہے۔ اس سے ہر شخص بآسانی اعلیٰ حضرت کے علمی و فکری فیوض سے بہرہ مند ہو سکتا ہے۔

ملفوظات کی تاریخی حیثیت:

ہر دور میں کسی برگزیدہ شخصیت کے فرمودات اور پند و نصائح کو ان کے معتقدین نے آئندہ نسلوں کے لیے محفوظ کرنے کی کوشش کی۔ کیوں کہ بزرگوں کے فرمودات بڑے معنی خیز اور موثر ہوتے ہیں۔ ان کے جملے دل کی گہرائی میں اترتے ہیں۔ اور دیرپا اثر چھوڑ جاتے ہیں۔ اگر چہ وہ بظاہر ایک سادہ سا جملہ ہو جس کے اندر زیادہ معنویت بھی نہ ہو، مگر وہی جملہ اگر کسی اللہ والے کی زبان فیض ترجمان سے ادا ہو جائے تو قوم کی تقدیر بدلنے کے لیے کافی ہوتا ہے۔ کیوں کہ

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود　　گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

صوفیا و صالحین، سالکین و واصلین، اور عارفین و مقربین کو باختلاف مراتب، اللہ تعالیٰ نے بلند سے بلند تر مقام و مرتبہ سے نوازا ہے۔ یہ بندگان خدا اپنے مقام و مرتبے پر رہتے ہوئے نچلی سطح کی بات نہیں کرتے۔ اسی وجہ سے کبھی کبھی ان کی بات عقل و فہم سے بالاتر معلوم ہوتی ہے۔ ظاہر ہے ان کے ملفوظات و فرمودات ہی ان کے افکار و نظریات کے ترجمان ہوتے ہیں۔ لہذا قدرداں عقیدت مند افراد ان

"لطائف اشرفی" کے نام سے کافی مقبولیت حاصل کر چکے ہیں، جنھیں ان کے مرید حضرت نظام الدین یمنی ملقب نظام صاجی الیمنی نے ترتیب دیا ہے۔

خواجہ شرف الدین یحییٰ منیری قدس سرہ (متوفی ۷۸۲ھ) کے گراں مایہ ملفوظات "معدن المعانی" کے نام سے خواجہ زین بدر عربی نے مرتب فرمایا۔

یہ وہ ملفوظات ہیں جو کافی مقبول و مشہور ہوئے۔

متاخرین میں حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کے ملفوظات تمام ملفوظات میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں، جو اس وقت ہمارا موضوع ہے۔ غرض یہ کہ ہمارے پاس ملفوظات کا وہ عظیم سرمایہ ہے جس سے دوسری قومیں محروم ہیں۔ جو ہمارے لیے حقائق کا گنجینہ، شریعت و طریقت کے سربستہ رموز و اسرار کا پیش بہا خزانہ، اور مذہبی زندگی کے لیے دستور العمل کی حیثیت رکھتا ہے۔

الملفوظ کا علمی مقام اور اہمیت:

امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کے ملفوظات کا مجموعہ "الملفوظ" جس کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ کے شہزادے مفتی اعظم ہند حضور مصطفیٰ رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز نے مرتب فرمایا ہے (۱) ملفوظات کے سرمائے میں بڑی اہمیت کا حامل اور اہم ترین اضافہ ہے۔ ملفوظات کا جتنا سرمایہ ہمارے پاس موجود ہے اس میں تصوف اور طریقت و معرفت سے متعلق مواد زیادہ ہے، مگر اس باب میں الملفوظ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس میں طریقت و معرفت

---

(۱) اکرام امام احمد رضا ص ۱۰ پر مفتی محمد برہان الحق جبل پوری کے بارے میں ہے۔ شوال ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء میں بریلی حاضر ہوئے، دارالافتاء میں امام احمد رضا کے ارشادات قلمبند کیے۔ (اکرام امام احمد رضا ص ۱۰) اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضور مفتی اعظم کے علاوہ اور لوگ بھی اعلیٰ حضرت کے ارشادات قلمبند کرتے تھے۔ ہاں اکثر حصہ حضور مفتی اعظم ہند نے ہی زیب قلم کیا ہے۔ جیسا کہ خود اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

میرے ملفوظ کچھ کیے محفوظ مصطفیٰ مصطفیٰ کا ہو ملحوظ۔

کے آداب اور تصوف وسلوک کے رموز واسرار کے ساتھ ساتھ شریعت کی بھرپور تعلیمات موجود ہیں۔ اس میں جابجا اصولی وفروعی مسائل میں نقلی دلائل کے ساتھ عقلی دلائل بھی پیش کیے گئے ہیں۔ جابجا بزرگوں کے واقعات وحکایات، ذاتی تجربات ومشاہدات، اور اہم سفرنامے درج ہیں۔ بہت سارے ان پیچیدہ سوالات کے جوابات ہیں جو علوم وفنون سے اشتغال رکھنے والوں کے ذہن میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ''الملفوظ'' عامۃ المسلمین کے لیے بھی نفع بخش اور دلچسپ ہے، علما وطلبا کے لیے بھی معلومات کا خزینہ ہے اور خواص کے لیے بھی علمی ودینی ذوق وطلب کی تسکین کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ الملفوظ میں علم قرآن وتفسیر بھی ہے اور علم حدیث بھی، فقہ وفتاویٰ بھی ہیں اور عقائد وکلام کے مسائل بھی، اسلامی فلسفہ وسائنس کے نظریات بھی ہیں اور تصوف وطریقت کی تعلیمات بھی، اکابر ملت اور اسلاف امت کے واقعات بھی ہیں اور نئی نسلوں کے لیے پند وموعظت بھی، جابجا طبعیات والٰہیات کی بھی بحثیں ہیں۔ غرض یہ کہ حضور مفتی اعظم ہند نے حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی بارگاہ سے علم وادب کے گراں قدر موتیوں کو چن چن کر ایک ہار بنایا اور قوم کے گلے میں ڈال دیا، یا حکمت وتدبر کے رنگا رنگ پھولوں کا ایک گلدستہ سجا کر نئی نسل کو پیش کیا ہے۔

الملفوظ کی ثقاہت:

ملفوظات کی ثقاہت کا دار ومدار تمام تر راوی کی ثقاہت پر ہے۔ اگر راوی ثقہ ہے تو اس کی روایت بھی مستند اور معتمد مانی جاتی ہے اور راوی کی ثقاہت مشکوک ہو تو روایت کی اعتباریت اسی حیثیت سے گھٹتی جاتی ہے۔ ظاہر ہے حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ (مرتب الملفوظ) کی ثقاہت میں کس کو شک ہوسکتا ہے۔ ان کا زہد وتقویٰ اور دیانت داری ایک مسلم امر ہے۔ نیز ان کی علمی وجاہت، دقیقہ سنجی، نکتہ رسی، ژرف نگاہی، وسعت مطالعہ اور زبردست قوت حافظہ کی پوری قوم معترف ہے۔ لہٰذا حضور مفتی اعظم قدس سرہ کی مرتب الملفوظ میں شک کی کوئی گنجائش نہیں بلکہ یہ اعتماد

واستناد کے بلند درجہ پر فائز ہے۔ لیکن بعد میں حضور مفتی اعظم کی مرتبہ المـلفوظ کی جن لوگوں نے نقلیں لیں اور پھر ان نقلوں سے بعد والوں نے کتابت کروائی اس میں کتابت کی چند غلطیاں در آئیں۔ جن میں یا تو احتیاط سے کام نہیں لیا گیا یا غلطیوں کی اصلاح پر توجہ نہ ہوئی۔

ایک پرانے نسخے میں بعض مقامات پر حواشی سے ناقل سے سہو اور عبارت چھوٹ جانے کا واضح اشارہ ملتا ہے۔ مثلاً، رضوی کتب خانہ بہاری پور بریلی سے شائع ہونے والے نسخے میں ایک جگہ حاشیہ پر ہے۔

یہاں بھی عبارت میں سقط معلوم ہوتا ہے، اصل ندارد ہوگئی۔
(حاشیہ ص ۷۰ چہارم مطبوعہ رضوی کتب خانہ بہاری پور بریلی)

چہارم ص ۶۷ کی اس عبارت پر

"ہر عاقل کے نزدیک اس کا جواب نفی میں ہوگا اور اُس کا جواب معاذ اللہ اثبات میں ہوگا کہ ہاں ہزاروں سے زائد خالق خدا کے سوا موجود ہیں جو اپنے افعال کے خود خالق ہیں، معاذ اللہ۔"

یہاں یہ حاشیہ درج ہے۔

"تناقض ہوا اور تناقض عیب اور اللہ عزوجل ہر عیب سے پاک' تو غالباً یہاں یہ اور عبارت ہے جو ناقل سے رہ گئی، اصل باقی نہ رہی۔"

نیز چہارم ص ۶۶ پر اس عبارت پر "تھا اور ہے اور رہے گا' یہ سب زمانے پر دلالت کرتے ہیں اور وہ زمانے سے پاک" حاشیہ میں یہ درج ہے۔

"یہاں کچھ اور عبارت معلوم ہوتی ہے، اصل باقی نہیں، ناقل صاحب نے جو نقل کی اس میں کچھ چھوڑ دیا، اصل دیمک نے ختم کردی۔" (ایضاً ص ۶۶)(۱)

(۱) واضح رہے کہ یہ تینوں حواشی بھی بعد کے نسخوں میں (جو اس وقت چھپ رہے ہیں) کتابت میں چھوٹ گئے ہیں۔ منہ